غـزلیں

الحاج سید حسن امام حسنؔ امروہوی

○

ہوگئی ہم سے حق بیانی کیوں
اس پہ دنیا کو ہے گرانی کیوں

کبھی سوچا ہے عہد حاضر میں
اتنی دشوار زندگانی کیوں

چشم حسّاس نے سوال کیا
خشک آنکھوں سے خوں فشانی کیوں

آپ اپنا محاسبہ کیجیے
نکلی ہاتھوں سے حکمرانی کیوں

ہیں نظام چمن سے ناواقف
کر رہے ہیں وہ باغبانی کیوں

اپنے اعمال کی بھی فکر کرو
ہم پہ آفاتِ آسمانی کیوں

کوئی میرے سوال کا ہے جواب
ہوگیا سر سے اونچا پانی کیوں

جن سے اپنا وجود قائم ہے
تم مٹاتے ہو وہ نشانی کیوں

مالداروں کو کیا ہوا آخر
خود کو کہتے ہیں خاندانی کیوں

کون پوچھے امیر شہر سے یہ
خون سستا ہے مہنگا پانی کیوں

تم کو تو ایک در ہے کافی حسنؔ
خاک دَر دَر کی تم نے چھانی کیوں

محلّہ گذری، امروہہ (یوپی)

رضاؔ امروہوی

○

پھول جوڑوں میں جو مہکتے ہیں
بستروں پر وہی سسکتے ہیں

صحن میں خامشی کا پہرہ ہے
بند کمروں کے دل دھڑکتے ہیں

وقت کی اجنبی منڈیروں پر
آج بہروپئے تھرکتے ہیں

ہم سے مہکے ہیں شہر خوشبو کے
زخم کھاکر بھی ہم مہکتے ہیں

پتھروں کے ہیں شہر میں لیکن
آئینے پھر بھی ہم کو تکتے ہیں

ظلمتوں کے مہیب صحرا میں
ہم رضاؔ فطرتاً چمکتے ہیں

C-4، گلی نمبر 12، ششی گارڈن، دہلی۔ 110091